Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱ر

یوم ۔ چہار شنبہ — ۲۴ صفر ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ — ۱۲ اخاء ۱۳۳۴ ہش — ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۵ء — نمبر ۲۳۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

طبیعت نسبتاً اچھی ہے ۔ آج صبح کچھ بے چینی کی تکلیف ہے

ربوہ ۱۱ اکتوبر ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

کل بعد دوپہر طبیعت اچھی رہی ۔ رات نیند بھی اچھی آگئی ۔ صبح کچھ بے چینی ہے ۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں ۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۱ اکتوبر ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو اعصابی بے چینی بدستور ہے ۔ طبیعت میں گھبراہٹ اور پریشانی کی کیفیت رہتی ہے گردہ اور انتڑی کے درد میں کچھ افاقہ ہے ۔ احباب آپ کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

—— بیگم صاحبہ حضرت میاں صاحب ممدوح کو کل معدہ میں شدید درد ہوا ۔ جو اس نوعیت کا تھا جو کہ ٹانگوں میں ہوتا ہے ۔ یعنی شریانوں کے سکڑ جانے کی وجہ سے جسم کے بعض حصوں میں خون پوری طرح نہیں پہونچ رہا ۔ سارا دن ضعف رہا ۔ اور رات بھی بے خوابی میں گزری ۔ احباب آپ کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعا فرمائیں ۔

روس نے عرب ممالک کو فنی اور اقتصادی امداد کی بھی پیشکش کر دی

روس کا ایک زرعی و صنعتی وفد عنقریب عرب ممالک کا دورہ کریگا

قاہرہ ۱۱ اکتوبر ۔ روس نے تمام عرب ممالک کو فنی اور اقتصادی امداد کی پیشکش کی ہے ۔ اور ان کے ساتھ ثقافتی تعلقات استوار کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے —— کل رات مصر میں مقیم روسی سفیر نے اس پیشکش کا اعلان کرتے ہوئے کہا ۔ روس تمام عرب ممالک کی فنی اور اقتصادی ضروریات کو پورا کر سکتا ہے ۔ وہ عرب ممالک کے لئے اسلحہ بھی فراہم کرنے کو تیار ہے ۔

روسی سفیر نے عرب ممالک اور روس کے درمیان زیادہ سے زیادہ ثقافتی تعلقات کے قیام پر بھی زور دیا ۔ اور بتایا کہ روس کا زرعی اور صنعتی ماہرین کا ایک وفد عنقریب قاہرہ پہونچ رہا ہے ۔ یہ وفد متعدد عرب ممالک کا دورہ کر کے ان کی ضروریات کا جائزہ لیگا

آئندہ دس دنوں تک ایران معاہدہ بغداد میں شامل ہو جائیگا

تہران ۱۱ اکتوبر ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ معاہدہ بغداد میں شمولیت کی شرائط پر غور کرنے کے لئے ایران کے دونوں ایوانوں کی طرف سے قائم کردہ امور خارجہ کی سب کمیٹی عنقریب اپنا اجلاس کر رہی ہے ۔ اس اجلاس میں شمولیت کی ان شرائط کو قطعی شکل دی جائے گی ۔ [illegible] کا ایک فائل ایرانی پارلیمان میں زیر بحث آ چکا ہے ۔

ایرانی اخبارات کی اطلاع کے مطابق آئندہ دس دنوں کے اندر سرکاری طور پر معاہدہ بغداد میں ایران کی شمولیت کا اعلان کر دیا جائے گا ۔ امید کی جاتی ہے ۔ کہ معاہدہ پر دستخط کرنے کے لئے عراق کے وزیر اعظم خود تہران آئیں گے ۔

دریائے راوی نے اپنا رُخ بدل لیا

جالندھر ۱۱ اکتوبر تازہ اطلاعات کے مطابق حالیہ سیلاب کے نتیجہ میں دریائے راوی نے اپنا رخ بدل لیا ہے ۔ اب وہ نہر اپر باری دوآب سے بہت دور سیدھی جانب بہہ رہا ہے —— ایک اور اطلاع کے مطابق مادھوپور ہیڈورکس کو اس سیلاب سے شدید نقصان پہونچا ہے ۔

گورنر جنرل نے دفعہ ۹۳ الف کی منظوری دے دی

کراچی ۱۱ اکتوبر ۔ پاکستان کے گورنر جنرل جناب سکندر مرزا نے کل دفعہ ۹۳ الف کی منظوری دے دی ۔ واضح رہے کہ حال ہی میں پاکستان کی مجلس دستور ساز نے دفعہ ۹۲ الف کو منسوخ کر کے اس کی جگہ ایک نئی دفعہ ۹۳ الف منظور کی تھی ۔ جس کے تحت صوبائی اسمبلیوں کو توڑنے کے سلسلے میں گورنر جنرل کے اختیارات میں ترمیم کی گئی ہے ۔

سدھنائی ہیڈورکس میں پانی کا اخراج ۹۵ ہزار کیوسک سے بھی تجاوز کر گیا

ملتان ۱۱ اکتوبر ضلع ملتان میں سیلاب کی صورت حال اور خراب ہو گئی ہے ۔ اور وسیع علاقہ کو پانی نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے ۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق آج صبح سدھنائی ہیڈورکس میں پانی کا اخراج ۹۵ ہزار ۷ سو کیوسک تک پہنچ گیا تھا ۔ اور ابھی پانی کا دباؤ اور زیادہ ہو رہا ہے ۔

مختلف علاقوں میں جانی نقصان کا ابھی سرکاری طور پر اندازہ نہیں لگایا گیا ۔ تاہم ایک اطلاع کے مطابق صرف ضلع سیالکوٹ میں ۱۲۰ اشخاص سیلاب کی نذر ہو چکے ہیں —— لاہور ۔ سیالکوٹ اور گوجرانوالہ کے اضلاع میں طیاروں کے ذریعہ روزانہ ۴۷ ہزار پونڈ خوراک سیلاب زدگان کے لئے گرائی جاتی ہے ۔

عرب ممالک ایک نیا دفاعی ادارہ قائم کرلیں گے

قاہرہ ۱۱ اکتوبر ۔ حال ہی میں یہاں پر عرب ممالک کے وزرائے اعظم اور وزرائے خارجہ کی جو کانفرنس ہوئی تھی ۔ اس میں ایک نیا دفاعی ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ اس ادارہ میں عراق اور سعودی عرب کو شامل نہیں کیا جائیگا ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ یہ ادارہ اسرائیل کے جارحانہ عزائم کا مقابلہ کرنے کے لئے قائم کیا جائے گا ۔ اس میں صرف وہی عرب ممالک شامل ہوں گے ۔ جن کی سرحدیں اسرائیل سے ملحق ہیں ۔

—— کراچی ۱۱ اکتوبر ۔ کل سے کراچی میں سوئی گیس کے ذریعہ بجلی کی بہم رسانی شروع ہو جائے گی ۔

مکانات کی تعمیر کے لئے حکومت مفت مالی امداد دے گی

لاہور ۱۱ اکتوبر حکومت پنجاب نے سیلاب زدگان کی مدد کرنے کے منصوبے مکمل کر لئے ہیں ۔ ان منصوبوں کے تحت سیلاب کا پانی اترتے ہی دیہی علاقوں میں امداد کا کام شروع کر دیا جائے گا ۔

سیلابی علاقوں کو مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے ۔ مکانات کی مرمت و تعمیر کے لئے مستحق اشخاص کو مفت مالی امداد دی جائے گی ۔ جو گاؤں بالکل بہہ گئے ہیں ۔ حکومت اپنے خرچ پر انہیں دوبارہ تعمیر کرائے گی —— فصلوں نہروں اور سڑکوں کو جو نقصان پہنچا ہے ۔ اس کا اندازہ کرنے کا کام شروع ہو چکا ہے ۔ نقصان کی رپورٹ مرکزی حکومت کو بھیجدی جائے گی ۔

—— پشاور ۱۱ اکتوبر ۔ پاکستان کے وزیر مواصلات ڈاکٹر خان صاحب دو روز کے دورہ پر پشاور پہونچ گئے ہیں

تخفیف اسلحہ کی تجویز اور امریکہ

واشنگٹن ۱۱ اکتوبر امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے ایک بیان میں کہا کہ جب تک امریکہ کو یہ یقین نہ ہو جائے ۔ کہ دیگر ممالک نے بھی واقعی اپنی فوجوں اور اسلحہ میں تخفیف کرنی شروع کر دی ہے اس وقت تک امریکہ تخفیف کے پروگرام پر عمل درآمد شروع نہیں کرے گا ۔

ایڈیٹر : روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۵ء

تبلیغ اسلام کے لئے وقف زندگی

جیسا کہ گذشتہ سے پیوستہ خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے توجہ دلائی تھی۔ جماعت احمدیہ کا دعویٰ ہے۔ کہ وہ تبلیغ اسلام کے لئے کھڑی ہوئی ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض تبلیغ اسلام کے سوا کچھ نہیں۔ جس کے دو پہلو ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ جو لوگ اسلام کو اپنا دین بتاتے ہیں۔ لیکن عملاً اس کے اصولوں سے ہٹ گئے ہوئے ہیں۔ اور ان پر بعض اثرات کی وجہ سے غفلت چھائی ہوئی ہے۔ انہیں بیدار کیا جائے اور اسلام کے بنیادی اصولوں کی طرف توجہ دلا کر پھر مسلمانوں کو ایک زندہ قوم بنا دیا جائے۔ دوسرے یہ کہ دوسری اقوام میں بھی جن تک اسلام نہیں پہنچا یا پہنچا ہے۔ تو دشمنانِ اسلام کے ذریعہ بگڑا ہوا پہنچا ہے۔ اسلام کی تبلیغ کی جائے۔ اور انہیں اسلام کا صحیح چہرہ دکھایا جائے۔

یہ اتنا عظیم کام ہے۔ کہ صرف اللہ تعالیٰ کا خاص بندہ ہی اس کا صحیح تصور کر کے طبیعت کو بحال رکھ سکتا ہے۔ کم حوصلہ اور معمولی ہمت و جرأت والا انسان تو اس کے تصور سے بھی کانپ جاتا ہے۔ اس کے باوجود یہ اللہ تعالےٰ کی سنت ہے۔ کہ جب وہ کسی کو احیائے دین کے لئے خود کھڑا کرتا ہے۔ تو نہ صرف اس کو بے پناہ با حوصلہ اور پُر امید دل عطا کرتا ہے۔ بلکہ اس کے گرد ایسے سعید اور شجاع لوگوں کی ایک جماعت بھی اکٹھی کر دیتا ہے۔ جو ہر قسم کی مخالفت کے طوفانوں سے لڑتے ہیں اور اپنا حصہ کار سرانجام دینے میں سر دھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں۔ اگرچہ وہ تکالیف اور مصائب کی تمنا نہیں کرتے۔ مگر ان پر ابتلا کا آنا ضروری ہوتا ہے۔ انہیں جھکڑوں۔ آندھیوں اور طوفانوں سے نبرد آزما ہونا پڑتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ انچ انچ آگے بڑھنے ہی جانتے ہیں۔ اور اسی انچ انچ کے بڑھنے ہی میں انہیں لطفِ زندگی بھی حاصل ہوتا ہے۔ اور اگر انہیں موت سے واسطہ پڑتا ہے۔ تو وہ

فزت و رب الکعبۃ

یعنی رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ کا نعرہ مار کر زندگی کی امانت بھی واپس کر دیتے ہیں۔

خیال فرمایئے ایک انسان موت سے دوچار ہے۔ دشمن اس کی گردن اڑا دینے کے لئے تیار ہے۔ اور وہ پکار رہا ہے۔ رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ کیا ہی یہ کامیابی ہے؟ مگر یہ کامیابی کس کو ملتی ہے؟ اس کو ملتی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے لئے اپنا تن من دھن قربان کر دینے کو ایک کھیل سمجھتا ہے۔

انبیاء علیہم السلام اور ان کی جماعتوں پر ایسے ایسے سخت ابتلا آتے ہیں۔ کہ جیسا کہ قرآن کریم میں بتایا گیا ہے۔ خود انبیاء علیہم السلام بھی پکار اٹھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے وعدے کب پورے ہونگے

اگر ہم سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کے حالات پر غور کریں۔ اور دیکھیں کہ وہ کن کن مصائب میں سے گذرتے تھے۔ تو یقیناً ہم جیسا ایک معمولی انسان تو ان کے تصور سے ہی کانپ جاتا ہے۔

غور فرمایئے جنگ خندق میں سارا عرب مدینہ پر چڑھائی کر دیتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ دو اندرونی دشمن بھی ساتھ لگے ہیں۔ منافقین اور یہود۔ جنگ دو دن نہیں یا چار دن۔ سوچیئے کہ وہ زمانہ مسلمانوں کے لئے کتنا بھاری تھا۔ اگر خدانخواستہ متحدہ مخالفین اپنے شنیع ارادوں میں کامیاب ہو جاتے تو کیا ہوتا؟ مگر اللہ تعالےٰ نے کمزور اور قلیل التعداد مسلمانوں کے دلوں میں اپنی طرف سے تسکین دینے والے فرشتوں کا نزول کر رکھا تھا جو ان کے دلوں میں بیٹھ کر انہیں یاد دلاتے تھے۔ کہ آج دنیا میں تم ہی حق کے علمبردار ہو۔ اگر آج تم نے دل ہار دیئے تو دنیا سے حق کا نام و نشان ہی مٹ جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جانتے تھے۔ کہ وہ حق کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ اور حق بذاتِ خود ایک عظیم طاقت ہے۔ انہوں نے اپنا دل نہیں ہارا تھا۔ اس لئے وہ ایسے بے پناہ طوفان کے مقابلہ میں بھی کامیاب نکلے۔ اور اس ایک دفاعی فتح نے ان کی دھاک سارے عرب پر بٹھا دی۔ اب تمام معلومہ دنیا کو اللہ تعالےٰ کے آگے سربسجود ہونے کا پیغام پہنچانا ان کے لئے کچھ بھی مشکل نہ رہا۔

آخر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کوئی بڑی بڑی فوجیں اور ساز و سامان لیکر کھڑے نہیں ہوئے تھے۔ اور پیسہ؟ پیسہ کا یہ عالم تھا کہ جو کچھ ان کے ہاتھ آتا۔ سخاوت کر دیتے سیدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے آپؐ کو اپنے غلام دے دیئے۔ تو آپؐ نے انہیں آزاد کر دیا۔ جب آپؐ نے اپنے عزیزوں کو دعوت پر جمع کر کے پہلے پہل پیغام حق سنایا۔ تو سب ہنسنے لگے سوائے ایک گیارہ سالہ لڑکے حضرت علی رضؓ کے جنہوں نے آپ کا ہر طرح ساتھ دینے کا وعدہ کیا۔ آہستہ آہستہ سعید روحیں ایک ایک دو دو کر کے آپ کے گرد جمع ہونے لگیں۔ اور شروع میں تو یہ حال تھا۔ کہ آپؐ ایک مکان میں چھپ کر مجلس فرماتے آپؐ طائف گئے وہاں سے بھی مایوس ہو کر پلٹے۔ پھر یثرب کے چند لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔ آپؐ کو اور آپؐ کے صحابہ رضؓ کو قریش نے اتنا ستایا کہ انہیں مکہ مکرمہ جیسے متبرک شہر کو چھوڑ کر ہجرت کر جانا پڑا۔

اگر انسان ان حالات کو دیکھے۔ تو کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ کامیابی ہو سکتی تھی۔ مگر کامیابی ہوئی۔ اور آج نہ صرف دنیا کا ایک چوتھائی حصہ آپؐ پر درود بھیجتا ہے۔ بلکہ دنیا کا باقی حصہ بھی آپ کی آوردہ تعلیم اور آپؐ کے اسوۂ حسنہ سے متاثر ہو رہا ہے۔ خواہ یورپ اور دیگر غیر مسلم اقوام اس کا اقرار کریں یا نہ کریں۔ مگر یہ حقیقت ہے۔ کہ دنیا کی تمام مذہبی کتابوں میں صرف قرآن کریم ہی کی تعلیم ہے۔ جس نے توحید باری تعالیٰ اور لا اکراہ فی الدین کا اصول دنیا کو دیا ہے۔

آج یہ عالم ہے۔ جیسا کہ احباب نے حضور کے خطبہ جمعہ کراچی میں الفضل میں پڑھا ہے۔ آج مہذب دنیا جو اسلام کے بعض اصولوں کو مانع تہذیب سمجھتی تھی۔ آج انہی اصولوں کی وجہ سے اسلام کی مداح بن رہی ہے۔ یہ ہے قرآن پاک کی تعلیم جس کو پھیلانے کے لئے آپ کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو کھڑا کیا ہے۔ آج ہاں آج جبکہ (افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے) خود مسلمان بھی اس کی تعلیم سے عملاً کورے ہو چکے ہیں۔ اور ان لوگوں کے سامنے جو اسلام کی تعلیم سے متاثر ہو رہے ہیں۔ کوئی عملی نمونہ پیش نہیں کر سکتے"۔

اس تعلیم کو ہم نے از سر نو زندہ کرنا ہے۔ نہ صرف مسلمانوں میں بلکہ تمام دنیا تک اس کو پہنچانا ہے۔ ایسا کس طرح ہو سکتا ہے؟ اسی طرح جس طرح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے صحابہ کرام رضؓ نے کیا تھا۔ صاف صاف بات یہ ہے۔ کہ جب تک ہم صحابہ کرام رضؓ کی طرح اس کام کے لئے زندگیاں نہ وقف کر دیں گے۔ اس وقت تک ہمارا کوئی منہ نہیں ہے۔ کہ ہم یہ دعویٰ کریں۔ کہ ہم احیائے اسلام۔ تجدید دین اور تبلیغ و اشاعت کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ اور نہ ہمارا حق ہے۔ کہ ہم کہیں کہ ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہیں۔

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

ربوہ میں بتاریخ ۲۸، ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۵ء بروز جمعہ و ہفتہ ہوگا۔ انشاء اللہ۔ اس اجتماع میں ہر ایک مجلس انصار اللہ کی طرف سے بلحاظ تعداد اراکین انصار اللہ (جس کی اخبار الفضل میں وضاحت ہو چکی ہوئی ہے) نمائندگان کا شامل ہونا ضروری ہے۔ نمائندگان کی فہرستیں ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۵ء تک دفتر مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ میں بھجوا دینی چاہئیں۔ تا ان کے قیام وغیرہ کا مناسب انتظام کیا جا سکے۔ ہر ایک نمائندے کو موسم کے لحاظ سے مناسب حال بستره ساتھ لانا چاہیئے۔

نوٹ:۔ زعماء صاحبان اپنی اپنی مجلس کے نمائندگان کو بروقت مرکز میں بھجوانے کے ذمہ وار ہوں گے۔ اسی طرح بروقت مرکز میں فہرستیں بھجوانے کے بھی۔ (نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا:۔ محترم میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے (والد ماجد مکرم مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ) جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم صحابہ میں سے ہیں۔ کئی دنوں سے بہت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

احمدیت کا پیغام

گزشتہ سے پیوستہ

احمدیت اسلام کی ترقی کا راستہ کھولتی ہے

غرض ان باتوں پر زور دے کر آپ نے ایک نیا راستہ اسلام کی ترقی کے لئے کھول دیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گو ایک چھوٹی سی جماعت پیدا ہوئی مگر ایک ایسی جماعت پیدا ہوگئی۔ جس نے دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ اور اسلام کی روحانی ترقی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی بادشاہت کے لئے ہر قسم کی قربانی شروع کر دی۔ آپ لوگ سوچیں تو سہی کہ کہاں احمدیوں کی ایک چھوٹی سی جماعت اور کہاں عام مسلمانوں کا عظیم الشان گروہ لیکن اسلام کی اشاعت اور ترقی کے لئے جو کچھ احمدیہ جماعت کر رہی ہے۔ کیا باقی مسلمان جو ان سے ہزاروں گنا زیادہ ہیں۔ ان سے نصف حصہ یا چوتھا حصہ بھی کر رہے ہیں آخر یہ تبدیلی کیوں ہوئی؟ اسی لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احمدیوں پر زور دیا تھا کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کریں۔ یہ حقیقت احمدیوں پر کھل گئی۔ تو ان کے اعمال ایک نئے قسم کے اعمال ہوگئے۔ ایک سچے احمدی کی نماز وہ نماز نہیں۔ جیسی ایک عام مسلمان نماز پڑھتا ہے۔ شکل وہی ہے کلمات وہی ہیں لیکن مغز اور ہے۔ احمدی نماز کو نماز کی خاطر پڑھتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق بڑھانے کے لئے پڑھتا ہے۔ شائد کوئی کہے کہ کیا باقی لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق بڑھانے کے لئے نماز نہیں پڑھتے؟ میرا جواب یہ ہے کہ ہرگز نہیں۔ اگر آپ غور کریں۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ اس وقت مسلمانوں میں بدقسمتی سے یہ خیال پیدا ہو چکا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ براہ راست تعلق پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ مسلمانوں کو عام طور پر یہ غلطی لگ رہی ہے کہ نہ خدا تعالیٰ آج بندوں سے بولتا ہے۔ اور نہ بندے خدا تعالیٰ سے کوئی بات منوا سکتے ہیں۔ ایک صدی سے زیادہ عرصہ گزرا کہ الہام الٰہی کے نزول سے مسلمان منکر ہو چکے ہیں۔ بے شک اس سے پہلے مسلمانوں میں وہ لوگ موجود تھے۔ جو کلام الٰہی کے نازل ہوتے رہنے کے قائل تھے۔ قائل ہی نہیں وہ اس بات کے بھی مدعی تھے۔ کہ خدا تعالیٰ ان سے باتیں کرتا ہے۔ لیکن ایک صدی سے مسلمانوں پر یہ آفت نازل ہوئی ہے۔ کہ وہ کلی طور پر کلام الٰہی کے جاری رہنے سے منکر ہو گئے۔ بلکہ بعض علماء نے تو اس حقیقت کے اظہار کو کفر قرار دے دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آ کر دنیا کے سامنے یہ دعویٰ پیش کیا۔ کہ مجھ سے خدا تعالیٰ باتیں کرتا ہے۔ اور مجھ سے ہی نہیں بلکہ جو شخص میری اتباع کرے گا۔ اور میرے نقش قدم پر چلے گا۔ اور میری تعلیم کو مانے گا۔ اور میری ہدایت کو قبول کرے گا خدا تعالیٰ اس سے بھی باتیں کرے گا۔ آپ نے متواتر خدائی کلام کو دنیا کے سامنے پیش کیا اور اپنے ماننے والوں میں تحریک کی۔ کہ تم بھی خدا تعالیٰ کے ان انعامات کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ آپ نے فرمایا مسلمان پانچ وقت خدا تعالیٰ سے یہ دعا مانگتا ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ اے خدا تو ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام نازل کئے تھے۔ یعنی سابق انبیاء کرام۔ پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اس کی یہ دعا ہمیشہ ہمیش کے لئے رائیگاں جاتی۔ اور خدا تعالیٰ مسلمانوں میں سے کسی کے لئے بھی وہ رستہ نہ کھولتا۔ جو پہلے نبیوں کے لئے کھولا گیا تھا۔ اور کسی شخص سے بھی اس طرح کلام نہ کرتا۔ جس طرح پہلے نبیوں سے کلام کرتا تھا۔ اس طرح آپ نے اس جمود کو کلی طور پر دور کر دیا جو مسلمانوں کے دلوں پر طاری تھا۔ میں نہیں کہتا کہ ہر احمدی مگر میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ ہر وہ احمدی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقصد کو پوری طرح سمجھ گیا۔ وہ نماز کو اس طرح نہیں پڑھتا۔ کہ گویا وہ ایک فرض ادا کر رہا ہے۔ وہ نماز کو اس طرح پڑھتا ہے۔ کہ گویا وہ خدا تعالیٰ سے کچھ لینے گیا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ سے ایک نیا تعلق پیدا کرنے کے لئے گیا ہے۔ اور اس ارادہ کے ساتھ جو شخص نماز پڑھے گا۔ سمجھ میں آ سکتا ہے۔ کہ اس کی نماز اور دوسرے کی نماز یکساں نہیں ہو سکتی ÷

خدا تعالیٰ سے ہدایت چاہو

آپ نے خدا تعالیٰ کے تعلق پر اس حد تک زور دیا کہ فرمایا میرے دعوے کے ماننے کے لئے خدا تعالیٰ نے بہت سے دلائل دیئے ہیں۔ مگر میں تمہیں یہ نہیں کہتا۔ کہ تم ان دلائل کو سوچو اور ان پر غور کرو۔ اگر تم ان دلائل پر سوچنے اور غور کرنے کا موقعہ نہیں پاتے۔ یا اس کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ یا یہ خیال کرتے ہو کہ شائد ہماری عقل ان باتوں کے متعلق فیصلہ کرتے میں غلطی کر جائے۔ تو میں تمہیں اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ تم اللہ تعالیٰ سے میرے متعلق دعا کرو۔ اور خدا تعالیٰ سے ہدایت چاہو کہ اگر یہ سچا ہے تو ہماری راہ نمائی فرما۔ اور اگر یہ جھوٹا ہے تو ہمیں اس سے دور رکھ۔ اور فرمایا کہ اگر کوئی شخص سچے دل سے اور بغیر تعصب کے کچھ دن اس قسم کی دعا کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی ہدایت کا رستہ کھول دے گا۔ اور میری صداقت اس پر روشن کر دے گا۔ سینکڑوں اور ہزاروں آدمی ہیں۔ جنہوں نے اس طرح کوشش کی۔ اور خدا تعالیٰ سے روشنی پائی یہ کتنی بڑی روشن دلیل ہے۔ انسان اپنی عقل میں غلطی کر سکتا ہے۔ لیکن خدا تو اپنی راہ نمائی میں غلطی نہیں کر سکتا۔ اور کیسا یقین ہے اپنی سچائی پر اس شخص کو جو اپنی صداقت کو پہچاننے کے لئے اس قسم کا طریق فیصلہ دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ کیا کوئی جھوٹا یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ جاؤ خدا سے میرے متعلق پوچھو؟ کیا کوئی جھوٹا شخص یہ خیال کر سکتا ہے۔ کہ اس قسم کا فیصلہ میرے حق میں صادر ہوگا؟ جو شخص خدا کی طرف سے نہیں۔ لیکن اس قسم کے طریق فیصلہ کو تسلیم کرتا ہے۔ وہ تو گویا اپنے خلاف خود ہی ڈگری دے دیتا ہے۔ اور اپنے پاؤں پر آپ ہی کلہاڑی مارتا ہے مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیشہ ہی دنیا کے سامنے یہ بات پیش کی۔ کہ میں اپنے ساتھ ہزاروں دلائل رکھتا ہوں لیکن میں کہتا ہوں۔ اگر تمہاری ان دلائل سے تسلی نہیں ہوتی۔ تو نہ میری سنو۔ اور نہ میرے مخالفوں کی سنو۔ خدا تعالیٰ کے پاس جاؤ اور اس سے پوچھو کہ آیا میں سچا ہوں یا جھوٹا۔ اگر خدا تعالیٰ کہہ دے کہ میں جھوٹا ہوں۔ تو بیشک تم مجھے جھوٹا ہو

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کی نصرت اسی کو ملے گی جو تقویٰ اختیار کرتا ہے

"اس وقت عام طور پر قوموں کا مناظرہ خدا تعالیٰ کی طرف سے پیش آ گیا ہے۔ مگر اس میں فتح و نصرت اسی کو ملے گی۔ جو خدا کے نزدیک تقویٰ والی ہو۔ اور زبان کو سنبھال کر رکھے۔ بندوں پر ظلم نہ کرے۔ ان کے حقوق کی رعائت کرے۔ سفر میں حضر میں بنی نوع انسان کی ہمدردی اور رعائت کرے۔ تو خدا تعالیٰ اس کی رعائت کرتا ہے۔ جب وہ تقویٰ دیکھتا ہے۔ تو وہ خود اس کا ولی اور مددگار ہوتا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے، کہ خدا تعالیٰ کا کسی کے ساتھ کوئی جسمانی رشتہ نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ خود انصاف ہے۔ اور انصاف کو دوست رکھتا ہے۔ وہ خود عدل ہے عدل کو دوست رکھتا ہے۔ اس لئے ظاہری رشتوں کی پروا نہیں کرتا۔ جو تقویٰ کی رعائت کرتا ہے۔ اسے وہ اپنے فضل سے بچاتا ہے۔ اور اس کا ساتھ دیتا ہے"۔ (الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

لیکن اگر خدا تعالیٰ یہ کہے۔ کہ میں سچا ہوں۔ تو پھر میری سچائی کے قبول کرنے سے تمہیں کیا انکار ہے؟

اے عزیزو! یہ کتنا سیدھا اور راستبازی کا طریق فیصلہ تھا۔ ہزاروں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ اور تمام وہ لوگ جو اس طریق فیصلہ کو اب بھی قبول کریں۔ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اس طریق فیصلہ میں درحقیقت یہی حکمت کارفرما تھی۔ کہ آپ سمجھتے تھے۔ کہ دین دنیا پر مقدم ہے۔ آپ فرماتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے مادی چیزوں کو سمجھنے کے لئے آنکھیں دی ہیں۔ مادی چیزوں کے دیکھنے کے لئے عقل بخشی ہے۔ اور مادی اشیاء کو دکھانے کے لئے اسی نے اپنا سورج پیدا کیا۔ اور اپنے ستارے پیدا کئے۔ پھر کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ روحانی ہدایتوں کے دکھانے کے لئے اس نے کوئی رستہ تجویز نہ کیا ہو۔ یقیناً جب کبھی بھی کوئی شخص اس سے روحانی چیزوں کے دیکھنے کی خواہش کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے لئے رستہ کھول دیتا ہے۔ وہ خود قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ الذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا جو لوگ بھی ہمارے ملنے کی خواہش رکھتے ہوئے جدوجہد سے کام لیتے ہیں۔ ہم ان کو ضرور اپنا رستہ دکھا دیتے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا طریق اپنی جماعت کے لئے کھولا۔ اور اپنے منکروں کے سامنے بھی اسی طریق کو پیش کیا۔ ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے۔ وہ اب بھی کارخانۂ عالم چلا رہا ہے۔ دنیا کا بھی اور دین کا بھی۔ ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس سے تعلق پیدا کرے۔ اور اس کے قریب ہوتا چلا جائے۔ اور وہ شخص جس پر ہدایت ظاہر نہیں ہوئی، اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ سے ہی روشنی چاہے۔ اور اسی کی مدد سے حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کرے۔ پس اصل کام اور اصل پیغام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی تھا۔ کہ وہ دنیا کی اصلاح کریں۔ اور بنی نوع انسان کو پھر خدا کی طرف لے جائیں۔ اور جو لوگ خدا تعالیٰ کے ملنے سے مایوس ہیں۔ ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی ملاقات کا یقین پیدا کریں۔ اور اس قسم کی زندگی سے لوگوں کو روشناس کریں۔ جو موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام اور دوسرے انبیاء کے زمانے میں لوگوں کو نصیب تھی

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا ایک مکتوب

خواجہ حسن نظامی صاحب کے نام

(از مکرم حکیم عبدالوہاب صاحب عمر لاہور)

خواجہ حسن نظامی صاحب جن کی تھوڑا عرصہ ہوا ستاسٹھ سال کی عمر میں دہلی میں وفات ہوئی ہے۔ بہت زندہ دل اور عظیم شخصیت کے مالک تھے۔ میں جب بھی آپ کو خط لکھتا۔ آپ بواپسی اپنے قلم سے جواب دیا کرتے تھے۔ آپ کے بعض خطوط عاجز نے الحکم میں شائع بھی کئے تھے۔ نوجوانوں کی حوصلہ افزائی آپ کا خاص وصف تھا۔ سکول کی طالب علمی کے زمانہ میں میں نے آپ کو ایک خط لکھا۔ بواپسی جواب آیا۔

"مجھے ایک دفعہ دق ہو گئی تھی۔ تو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو میں نے دعا کے لئے لکھا۔ آپ نے مجھے جواب دیا۔ کہ آپ اس مرض سے فوت نہیں ہوں گے۔ اور ساتھ ہی مولانا حکیم نورالدین کو لکھا۔ کہ حسن نظامی کے لئے دوا تیار کر کے بھیجو۔ چنانچہ مجھے اس مرض سے شفا حاصل ہو گئی۔"

ایک دفعہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دہلی تشریف لے گئے۔ میں نے ٹیلیفون پر خواجہ صاحب کو اطلاع دی۔ خواجہ صاحب نے کہا۔ مرزا صاحب جب بھی دہلی تشریف لائیں۔ میری تو دعوت مقرر رہی ہے۔ میری طرف سے ان کو دعوت دے دیجئے۔ چنانچہ حضور نے یہ دعوت قبول کر لی۔ اور خواجہ صاحب کے مکان پر کھانا تناول فرمایا۔

حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا حرم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فرماتی تھیں۔ کہ حسن نظامی کو میں نے سر پر کتابیں رکھ کر بیچتے دیکھا ہے۔ یہ ہی سر پر کتابیں بیچنے والا آدمی اپنی محنت کے بل بوتہ پر امیر کبیر آدمی بن گیا۔

تقسیم ملک کے بعد خواجہ صاحب کے اکثر رشتہ دار پاکستان آ گئے۔ مگر خواجہ حسن نظامی نے دلی نہ چھوڑی۔ اور مرنے کے بعد آپ کا جسد خاکی دلی کی خاک کے سپرد ہوا۔ خواجہ حسن نظامی صاحب کی بیٹی کی شادی سید عبدالسلام سے ہوئی۔ جو حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کے قریبی رشتہ دار تھے۔ حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کی کتابوں پر آپ نے ریویو بھی لکھے۔

فروری ۱۹۰۹ء میں خواجہ صاحب نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک خط لکھا۔ ان کے جواب میں حضرت رضی اللہ عنہ نے جو خط لکھا۔ وہ درج ذیل ہے:-

مکرم معظم جناب مولانا۔ مکرمت نامہ پہنچا۔ اس پر عرض ہے۔ کہ کتاب اللہ کے بعد صحیح بخاری کو میں اور ہماری جماعت اصح الکتاب یقین کرتے ہیں۔ اس میں لکھا ہے۔ ایک بار سرور عالم فخر بنی آدم خاتم المرسلین۔ سید الاولین والآخرین کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شرف اندوز تھے۔ اور ایک جنازہ گذرا اور اس مطہر اور زکی جماعت نے اس کی تعریف کی۔ عربی عبارت یہ ہے۔ اثنوا علیه خیرًا فقال وجبت۔ پھر ایک جنازہ گذرا۔ تو اس کی مذمت ہوئی۔ پھر ارشاد ہوا۔ وجبت۔ وجبت کے معنی ہیں۔ اس کے لئے واجب ہو چکی۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ ما وجبت یا رسول اللہ۔ کیا واجب ہوا۔ فرمایا۔ الذی اثنیتم خیرا فوجبت له الجنة واما الذی اثنیتم علیه شرًا فوجبت له النار انتم شهداء فی الارض جس کی تم نے تعریف کی۔ اس کے لئے جنت واجب ہوئی۔ اب جو میں قرآن کریم کو پڑھتا ہوں۔ تو اس میں ارشاد ہے۔ وکذالک جعلنٰکم امة وسطًا لتکونوا شهداء علی الناس۔ تو اس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ وہ حقیقت ہر زمانہ کے اخیار میں جاری و ساری ہے۔ اور ہمیشہ اس کے مطابق ہم مشاہدہ کرتے ہیں۔ اور اس معیار پر میں نے حضرت نظام الحق والدین سلطان الدنیا والعقبیٰ کو دیکھا۔ تو سات سو برس کے قریب قریب ہوتا ہے۔ کہ ہزاروں ہزار اخیار آپ کی مدح میں رطب اللسان ہیں۔ اگر یہ مشت خاک ان ابرار و اخیار کے ساتھ ہم آواز نہ ہو۔ تو حسب الارشاد "ومن یتبع غیر سبیل المومنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا۔ مجھ سے زیادہ کون بدقسمت ہو سکتا ہے۔ پس میرا دلی یقین یہ ہے۔ کہ وہ محبوب الٰہی حسب تزکیہ شهداء الله واقعی محبوب الٰہی تھے۔ یہی میرا دلی اعتقاد ہے۔ عام لوگوں کی اجنبیت انشاء اللہ تعالیٰ میرے نزدیک نمی ارزد کا رنگ رکھتی ہے۔ ؎

کاش آنانکہ عیب من کردند
روئے اے دلستاں بدیدندے
*

*اب دوسرا ارشاد اس کی اہمیت پر گذارش کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوة الدنیا۔ اور فرماتا ہے:۔ ولله العزة وللرسول وللمومنین ولکن المنافقین لا یفقهون۔ پس مولانا اگر ہم فی الواقع جناب الٰہی کی نظر میں مومن ہیں۔ تو ہم یقیناً معزز و منصور ہیں۔ ہمیں کفار کے حلبہ کا قطعاً رنج و جوش نہیں اور نہ ہم ان کے نظاروں کو اہم یقین کر سکتے ہیں۔ جناب کو معلوم ہوگا۔ حضرت فرید الحق والدین جب قطب الحق کے جانشین ہوئے۔ تو ہفتہ کے اندر اندر دہلی سے دوری اختیار فرمائی۔ تو کیا ان کے لئے اجودھن کا جنگل مضر ہوا۔ لا واللہ۔"

جلسہ سالانہ کے ٹنڈر

بذریعہ اعلان ہذا احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے لئے ٹنڈر برائے آٹا گندھائی۔ پیڑے کروائی۔ بڑا گوشت چھوٹا گوشت۔ نانبائیاں۔ باورچیاں۔ بہشتیاں۔ روشنی۔ خاکروباں درکار ہیں۔ ضرورت مند احباب اپنے اپنے ٹنڈر مورخہ ۲۷/۹/۵۵ تک دے کر ممنون فرمادیں۔

نوٹ:۔ یہ ضروری نہ ہوگا کہ ٹھیکہ اسی شخص کو دیا جاوے۔ جس کے ریٹ کم ہوں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

مخلص اور غیر مخلص میں فرق

"مخلص اور غیر مخلص میں یہی فرق ہوتا ہے۔ کہ غیر مخلص قحط اور تنگی کے وقت گھبرا جاتا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ اسے کیا کرنا چاہیئے۔ اور مخلص یہ کہتا ہے۔ کہ کچھ تنگی خدا نے بھیجی ہے۔ کچھ میں اپنے اوپر اپنی خوشی سے وارد کر لیتا ہوں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے اور وہ میری تنگیوں کو دور کر دے"

حضرت المصلح الموعود کا یہ ارشاد مجاہدین تحریک جدید کے لئے مشعل راہ ہے۔

درخواست دعا

میرے دونوں بچے اور اہلیہ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے نیز میری مالی مشکلات اور دینی ترقیات کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

محمد یوسف احمد نگر

جدید نفسیات!

کیا چہرے کے نقوش سے شخصیت اور کیریکٹر کا اندازہ ہو سکتا ہے؟

از مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم اے ربوہ

ایک گذشتہ مضمون میں اس امر کی طرف اشارہ کیا جا چکا ہے کہ جدید نفسیاتی نظریات کے ماتحت انسان کی شخصیت کا بیشتر حصہ اور اس کے طبعی جوہر دراصل ان وراثتی مادوں (Genes) کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ جو خلقتاً اس کے خمیر میں پوشیدہ ہوتے ہیں۔ لیکن یہ امر کہ یہ وراثتی مادے کہاں تک انسانی جسم کی ساخت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ ہنوز متنازعہ فیہ ہے۔ تاہم ہمارے جسم کا ایک مخصوص انداز کا حامل ہونا۔ اور پھر ایک ماحول میں اس کا گھٹنا بڑھنا اور پھر بعض عادتوں کا ہمارے جسم کے اندر اتنا راسخ ہو جانا کہ خود چہرے اور جسم کی حرکات سے ان عادتوں کا ظاہر ہونا۔ ہماری شخصیت کی ایک حد تک غمازی کرتا ہے۔ پروفیسر ووڈ ورتھ اپنی کتاب نفسیات میں "شخصیت" کے باب کے ماتحت لکھتے ہیں:۔

"اگر ہم کسی انسان کے چہرے کی ساخت۔ اس کی آواز اور چند منٹ تک خاموشی کے ساتھ اس کی حرکات کو بغور دیکھیں تو بشرطیکہ ہم میں خود کیریکٹر کو پڑھنے کی صلاحیت ہو۔ اس کی شخصیت کے بعض خصائص کو دیکھ سکتے ہیں۔ اسی طرح اس کی طرز تحریر۔ اس کے مضامین کا انداز اور اس کی چال ڈھال یہ تمام انسان کی فطری خصوصیات کی غمازی کرتے ہیں۔ ... مگر اس کے لئے تجربہ اور باریک بینی کی ضرورت ہے۔" (صفحہ ۹۷)

مگر واضح رہے کہ انسان سوسائٹی سے اس قدر اثر پذیر ہوتا ہے کہ بسا اوقات وہ اپنی طبعی خصوصیات کو نقالی کے ماتحت دبا رکھتا ہے۔ اور کسی دوسرے شخص کے کسی جوہر کو جس کو دراصل وہ اپنے تحت الشعور میں پسند کرتا ہے۔ اپنے اوپر غالب کر لیتا ہے۔ چنانچہ اس کی زندہ مثالیں ہم ہر روز دیکھتے ہیں۔ کئی دفعہ مجلسوں میں اور جلسوں میں کوئی شخص خواہ مخواہ کسی کے انداز تقریر کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔ بسا اوقات ابتداءً اس کی حرکات کو دیکھ کر ہنسی آتی ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر یہ عادت پختہ ہو جائے اور نقل کرنے والا ہنسی کی پرواہ کئے بغیر نقل جاری رکھے۔ اور ہر موقعہ پر جاری رکھے۔ تو وہ "نقل" ایک وقت میں اگر تقریباً "اصل" جیسی ہو جاتی ہے یا اصل کے اتنی قریب پہنچ جاتی ہے۔ کہ جو لوگ اس کی ابتدائی کوششوں سے واقف نہیں ہوتے۔ وہ اس کے اس نقلی جوہر کو اصلی سمجھ لیتے ہیں۔

ایک ماہر نفس لیویٹر (Lavater) سنہ ۱۸۰۱-۱۷۴۱ء نے مختلف انسانی چہروں کا موازنہ کرنے کے بعد کچھ اصول قائم کئے۔ جس میں اس نے یہ صراحت کی کہ انسانی چہروں کی بناوٹ آپس میں ایک دوسرے سے اتنی مختلف ہوتی ہے کہ پختہ عمر کو پہنچ کر جو عادات و خصائل انسان کی طبیعت میں رچ چکے ہوتے ہیں۔ ان کے نقوش اکثر اوقات جسم کے ظاہری حصوں پر بھی ابھر آتے ہیں۔ لیویٹر کے اصول کے مطابق روشن آنکھیں۔ اور بھرا ہوا چہرہ خوش طبعی کی علامت ہے۔ دھنسی ہوئی آنکھیں اور سکڑی ہوئی پیشانی۔ بدمزاجی حسد یا سازش کی علامت ہے۔ وسیع پیشانی اور سڈول چہرہ بیدار مغزی اور شجاعت پر دلالت کرتا ہے اور طوطے کی طرح خمدار ناک اور اوپر کے ہونٹ کا کسی قدر بھاری اور جھکا ہوا ہونا دولت کی خواہش اور جنسی رغبت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ لیکن موجودہ صدی میں ان اصولوں کی صحت پر اعتراض کیا گیا۔ اور بیسیوں مثالیں ایسی سامنے آگئیں جن سے بعض نئے شواہد معلوم ہوئے تاہم لیویٹر کے مشاہدات چونکہ سینکڑوں مثالوں کے تجربے پر مبنی تھے۔ اسلئے ایک حد تک ان میں بھی صداقت قائم رہی۔ پروفیسر ووڈ ورتھ نے شخصیت کو جانچنے کا ایک اور طریق بھی پیش کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"اگر مختلف افراد کو ایک ہی قسم کے ماحول میں سے گذاریں۔ تو ہمیں ان کی انفرادی خصوصیات کا علم زیادہ بہتر طریق سے ہو سکے گا۔ اس کی بہترین مثال ہمیں اس وقت ملتی ہے۔ جب ریلوے ٹرین چند منٹ کے لئے کسی سٹیشن پر رکے۔ اس وقت ایک عجیب منظر ہمارے سامنے آتا ہے بعض لوگ جو ڈبے میں بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ چھلانگ لگا کر اترنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض اپنی چیزیں عین اس وقت سمیٹتے ہیں جب سٹیشن آ جاتا ہے۔ بعض لوگ جن کا سامان فقط ایک چھوٹا سا ہینڈ بیگ ہوتا ہے۔ تین چار سٹیشن پہلے ہی نہایت احتیاط سے اسے کھڑکی یا دروازے کے پاس رکھ دیتے ہیں۔ غرضیکہ ایک ڈبے میں بیٹھے ہوئے مسافروں کی حرکتیں خصوصاً جب وہ اپنے ملنے والوں سے جدا ہو رہے ہوں۔ یا دیر تک جدا رہنے کے بعد مل رہے ہوں۔ قابل دید ہوتی ہیں۔"

پھر لکھتے ہیں:۔

"اکثر اوقات دیکھا گیا ہے۔ اور تجربات سے یہ ایک حد تک صحیح ثابت ہوا ہے کہ باتیں کرتے وقت جو شخص آپ کے چہرے پر نظریں نہ جمائے بلکہ ادھر ادھر دیکھ کر باتیں کرتا رہے یا اس کی نظریں کسی اور چیز پر جمی ہوں (خواہ وہ خیالی ہو یا حقیقی) اور وہ باتیں آپ سے کر رہا ہو۔ عموماً متلون مزاج اور اپنے خیالات کے اعتبار سے جلد تبدیل ہونے والا ہوتا ہے۔ اس کی بے رخی ممکن ہے۔ اس کی طبیعت کی بے کیفی کی آئینہ دار ہو یا پھر اس کے عدم اعتماد کو ظاہر کرتی ہو۔ لیکن اس کی باتوں کے تسلسل یا بے ربطی سے ہی اس کے ذہن کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔" (ص ۹۷)

یہ بات بالکل واضح ہے۔ کہ اگر انسان کا مزاج شگفتہ ہوگا۔ اور دل حلیم اور بردبار ہوگا۔ تو ان خصائل کا اثر اس کی جسمانی صحت پر بھی پڑے گا۔ اس کی صحت لازمی اچھی ہوگی۔ سوائے اسکے کہ اسے کوئی اور جسمانی عارضہ نہ ہو۔ بلکہ اگر کوئی عارضہ ہو بھی تو ان خصائل کی وجہ سے اسکے اندر قوت برداشت اس حد تک ہوگی۔ کہ وہ دوسری بیماری کی تلخی سے بہت زیادہ متاثر نہیں ہوگا۔ اس کے برعکس مسلسل بیماری کیوجہ سے یا مسلسل ناکامیوں کی وجہ سے چڑچڑاپن اور مایوسی (Desperation) کا پیدا ہونا ایک طبعی چیز ہے۔ جس کا اثر انسان کے دوسرے خصائل پر بھی پڑتا ہے۔

جیسا کہ اوپر اشارہ کیا جا چکا ہے۔ علم قیافہ یا گنامی (Physiognomy) میں دسترس ہر شخص کے بس کی بات نہیں۔ شخصیت کا مطالعہ کرنے کے لئے اور پھر کردار کے متعلق ایک ذہنی فیصلہ کرنے کے لئے انتہائی بالغ نظری اور گہری بصیرت کی ضرورت ہے۔ چند منٹ کی گفتگو کو سننا۔ یا کردار کے فقط ایک پہلو کو دیکھنا تصویر کا صرف ایک رخ دیکھنے کے مترادف ہے۔ البتہ یہ بھی حقیقت ہے کہ انسانی زندگی کے بیسیوں پہلو ہیں۔ اگر ہم ایک شخص کے پاس دس پندرہ منٹ باہر بیٹھتے ہیں اور وہ اتنے عرصے میں مسلسل باتیں کرتا رہتا ہے۔ تو اس سے ہم یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ کم گو نہیں ہے لیکن اس سے یہ اندازہ لگانا کہ وہ ہر مجلس میں باتونی ہوگا غلط ہوگا۔ ممکن ہے۔ کہ مجلس میں وہ مؤدبانہ خاموش بیٹھے یا مصلحتاً نہ بولے۔ سکاٹ نے کہا ہے۔ ہماری زندگی موجودہ دور میں اتنی پیچیدہ ہو گئی ہے کہ بسا اوقات وہ ایک شطرنج کا جال معلوم ہوتی ہے اس کے ظاہر کو ایک عام نظر سے دیکھ کر باطن کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم فطرتی خاصیتیں خواہ وہ مصلحت کے دبیز پردوں کے نیچے دبی کیوں نہ پڑی ہوں۔ بعض بے اختیارانہ لمحات میں ظاہر ہوتی ہیں اور اصل وہی لمحات ہماری شخصیت کو ظاہر کر دیتے ہیں۔ آپ حیران ہونگے کہ ان بے اختیارانہ لمحات میں سے ایک لمحہ وہ ہوتا ہے جب ہمیں ہنسی آتی ہے۔ بعض لوگ ہنسی کے وقت نہ صرف اپنا پورا منہ کھولتے ہیں۔ بلکہ عادتاً قہقہہ بھی اتنی بلند آواز سے لگاتے ہیں۔ کہ وہ آواز ایک خاصے فاصلے سے سنی جا سکتی ہے ایسے لوگوں کے متعلق اگر کہا جائے کہ انکے اندر ایک حد تک اکھڑپن یا ودگوئی کا مادہ ہے۔ تو وہ نفسیاتی لحاظ سے غلط نہیں ہوگا۔ مگر اس کے برعکس وہ لوگ جن کے چہرے پر بشاشت کے وقت تبسم یا ہنسی (بغیر بلند قہقہہ کے) ظاہر ہوتی ہے۔ ان کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ ان کی طبیعت میں وقار اور دلجمعی موجود ہے۔ اسی طرح بات کرتے وقت ہماری انگلیوں کے اشارے۔ ہاتھ اور چہرے کی حرکات

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کا

وقفِ زندگی کا اہم مطالبہ

گذشتہ سے پیوستہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۸ دسمبر کو جماعت احمدیہ کو وقفِ زندگی کے بارہ میں فرمایا :-

"اب خدا کی غیرت پھر جوش میں آئی ہے اور خدا نے تم کو اور تم کو، ہاں تم کو اس نوبت خانہ کی خدمت سپرد کر دی ہے"

"اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!!! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں"

"ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون کو اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور آسمان کے فرشتے بھی کانپ اٹھیں تاکہ تمہاری دردناک آوازوں اور نعرہ ہائے تکبیر کی وجہ سے خدا تعالےٰ آسمان سے زمین پر آجائے اور زمین پر پھر آسمانی بادشاہت قائم ہو جائے"

"اس غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا اور اسی غرض کے لئے تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ آؤ! اور خدا کے سپاہیوں میں شامل ہو جاؤ!"

"آج محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تخت مسیح نے چھینا ہے۔ تم نے وہ تخت مسیح سے چھین کر محمد رسول اللہ صلعم کو دینا ہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ پھر دنیا میں آسمانی بادشاہت قائم ہونی ہے"

"پس میرے پیچھے چلو۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں خدا کہہ رہا ہے یہ میری آواز نہیں۔ میں تمہیں خدا کی آواز کی طرف بلاتا ہوں۔ تم میری مانو! خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو! تا تم دنیا میں عزت پاؤ۔ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ"

اسی وقفِ زندگی کی غرض کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۶ ستمبر ۵۵ء کے خطبہ میں جو کراچی میں دیا ہے اس میں مغربی ممالک میں تبلیغ کے لئے وقف کی تحریک فرمائی اور ان نوجوانوں کے لئے برکت کی دعا کی جو اس خدمت کیلئے پہل کر کے آگے آئیں۔

پس نوجوانوں کو اس وقفِ زندگی کی تحریک پر فوری اپنے آپ کو حضور کے پیش کر کے اپنے لئے زادِ راہ بنا لینا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ نے صدیوں کے بعد یہ موقعہ جماعت احمدیہ کو عطا فرمایا ہے اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں اور نوجوان اپنے آپ کو وقف کر کے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعائیں لیں اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

میرے والد صاحب مرحوم

(از مکرم ملک محمد اشرف صاحب واقفِ زندگی)

میرے والد مکرم میاں سراج الدین صاحب قریباً چھ ماہ بعارضہ ضعف جگر بیمار رہ کر ۳۰ ستمبر بروز جمعۃ المبارک بوقت نماز فجر اس دارِ فانی سے رخصت ہو کر اپنے مالکِ حقیقی سے جاملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی عمر قریباً ۵۷ سال تھی۔ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے دادا مرحوم کے ذریعہ احمدیت ہمارے خاندان میں داخل ہوئی۔ ابھی چھوٹی عمر میں ہی تھے کہ والد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں آپ کو خاص درجہ حاصل تھا۔ آپ نماز اور روزہ کی ادائیگی کے بڑے پابند تھے اور اپنی اولاد کو ہمیشہ ان امور کے بارہ میں نصائح فرماتے رہتے تھے۔ آپ کے دل میں تبلیغ کا خاص جوش تھا گو ناخواندہ تھے مگر تبلیغی اغراض کے لئے قرآن کریم۔ احادیث اور کتب سلسلہ کے اقتباسات آپ کو یاد تھے۔ آپ لوگوں کے پاس پہنچتے اور نہایت نرمی سے ان کو سمجھانے کی کوشش کرتے خدمتِ خلق کا خاص جذبہ اپنے اندر رکھتے جس کی وجہ سے اپنوں اور غیروں کے بے شمار کام بے لوث کرتے تھے۔ اسی طرح رفاہ عام کے کئی کام آپ نے سرانجام دیئے مثلاً کئی سڑکوں اور رستوں کی تعمیر کا کام کرواتے رہتے ایک لمبا عرصہ آپ جماعت بھیرہ کے سیکرٹری ضیافت رہے۔ مہمانوں اور مسافروں کی رہائش اور ضیافت کا پوری طرح خیال رکھتے اور اپنے فرائض کو خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے۔

مسجد احمدیہ بھیرہ کے انتظامی امور بھی آپ کے سپرد رہے جن کو نہایت عمدگی سے پورا کرتے رہے۔ قرآن کریم۔ احادیث اور کتب سلسلہ کا درس سننے کا آپ کو بیحد شوق تھا۔ مسجد میں روزانہ درس سننے کے علاوہ آپ اپنے طور پر بھی کتب پڑھوا کر سنتے رہتے تھے۔ حتیٰ کہ بیماری کے ایام میں بھی جبکہ بسترِ علالت پر تھے اور میں ڈیڑھ ماہ کے لئے آپ کے پاس گیا ہوا تھا مجھ سے سلسلہ کی بعض کتب سنتے رہے۔ آپ کو صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ضمن میں حوالہ جات جمع کرنے کا بڑا شوق تھا۔ جب کوئی ایسا حوالہ سنتے تو وہاں نشان رکھواتے اور زیرِ تبلیغ احباب تک پہنچاتے

سلسلہ کے مرکز میں جاتے رہنے کا بڑا شوق تھا۔ جلسہ سالانہ کے ایام کے علاوہ رمضان المبارک کے آخری ایام میں درس قرآن سننے کے لئے ضرور ربوہ تشریف لے جاتے اور اس کے علاوہ بھی اکثر آتے رہتے تھے۔ آپ کی وفات پر بے شمار غیر احمدی احباب تعزیت کے لئے آتے رہے تمام کے تمام آپ کے بے حد مداح تھے۔ غرض آپ اپنوں اور غیروں میں بہت ہر دلعزیز تھے۔

آخری وقت میں جب آپ اس دنیا سے رخصت ہونے کو تھے تو وہ کلمہ شہادت پڑھتے رہے اور اپنے پاس بیٹھنے والوں کو بھی کلمہ شہادت پڑھنے کی تلقین کرتے رہے۔ اور آخر میں یہ کہتے ہوئے رخصت ہوئے کہ نماز کا وقت ہے چلو نماز پڑھیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ آپ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کے درجات بہت بلند فرمائے۔ آپ سے راضی ہو اور جنت میں اپنے قرب کا اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین ؎

اشتراکیوں نے ہماری پشت میں خنجر بھونکا ہے

انڈونیشیا کے ممتاز مسلمان سیاسی ادارہ مسجومی کے ایک راہنما عیسیٰ انہری کے خیال میں اشتراکی جماعت انڈونیشیا کی تاریخ میں ایک سیاہ ورق کی حیثیت رکھتے ہیں جاکارتا سے شائع ہونے والے ایک مسلم اخبار "آبادی" میں حال ہی میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں عیسیٰ انہری نے اشتراکیوں کے ان جرائم کا ذکر کیا ہے جن کا ۱۸ ستمبر ۱۹۴۸ء میں بمقام مادیون ارتکاب کیا گیا تھا۔ تاریخ مذکور میں ماسکو کے تربیت یافتہ انڈونیشی مسو نے حکومت کے خلاف ایک خونریز بغاوت کی رہنمائی کی تھی۔ مسو کی اس بغاوت سے انڈونیشیا کی ولندیزیوں سے آزادی حاصل کرنے کی تحریک خطرہ میں پڑ گئی تھی۔ اور آزادی کے امکانات تاریکی میں پڑ گئے تھے۔

انہری نے اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ جس وقت انڈونیشیا کے باشندے ولندیزی استعمار پسندوں کے خلاف برسر پیکار تھے۔ اس وقت اشتراکیوں نے "ہم لوگوں کی پیٹھ میں چھرا گھونپ دیا تھا"۔ ان واقعات کو یاد کیجئے اور اشتراکیوں کو اپنا قیمتی ووٹ مت دیجئے۔ بےخوفی اور دیانتی کی حمایت نہ کیجئے۔ اس کی مطلق پرواہ نہ کیجئے کہ پارٹائی کمیونسٹ انڈونیشیا نے انتخابات جیتنے کی صورت میں آپ سے کیا وعدہ کیا ہے۔ اشتراکیوں نے آپ سے وعدہ کیا ہے کہ اگر وہ انتخابات میں کامیاب ہوئے۔ تو وہ آپ کو مفت زمینیں دیں گے۔ کہیں یہ زمین آپ کو دفن کرنے کے لئے تو نہیں دی جائیگی ؟

اشتراکی آپ سے کہتے ہیں کہ وہ مزدوروں کی زندگی کو خوشگوار بنانے کا ذمہ لیتے ہیں۔ لیکن کیا یہ حقیقت نہیں ہے۔ کہ اشتراکی جماعت نے علی حکومت کے تحت مزدوروں کی حالت زار اور زبوں حالی پر کبھی ایک انگلی بھی اٹھائی"

چلئے انہری آگے لکھتے ہیں "اشتراکی جماعت بلاشبہ خدا کی دشمن ہے اور مذہب کی مخالفت کرنا اس کا شیوہ ہے روس اور چین میں لاکھوں مذہبی لوگوں کا قتل عام کیا گیا۔ بےشمار مسجدیں اور کلیسا پامال کئے گئے۔ اور ان گنت انسانوں کو سائبیریا کے ریگستانوں میں بھیجدیا گیا۔ جہاں ان سے جبری محنت لی گئی۔ اشتراکیوں نے روس میں مسجدوں اور کلیساؤں کو رقص گاہوں میں منتقل کردیا۔ اسی طرح چین میں عیسائیوں اور مسلمانوں کی عبادت گاہوں کو بند و ویران کردیا گیا۔

اشتراکی ملکوں میں مذہبی طور طریقے اور عبادات کی ممانعت کی جاتی ہے اور جمہوریت کا گلا گھونٹا جارہا ہے۔ وہاں لوگوں کو اظہار خیال کی آزادی کا حق حاصل نہیں اور مجبور عوام اشتراکی حکومت کے خلاف زبان تک نہیں ہلا سکتے۔ . . . .

. . . . حکومت کے خلاف احتجاج کرنے کے معنی موت ہے

اشتراکی جماعت کو یہ معلوم ہے۔ کہ مسجومی جماعت اکثریت سے ٹکر لینے کا تہیہ کر چکی ہے۔ اشتراکیوں کو یہ بھی معلوم ہے۔ کہ مسجومی جماعت کسی صورت میں بھی اشتراکیوں سے مصالحت نہیں کرے گی۔ اور وہ لوگوں کو بتائیگی کہ ان کے دشمن کون ہیں

روس میں اخبارات کو آزادی حاصل نہیں ہے

آر۔ کے کرنجیا جو اشتراکیوں کے طرفدار اور امریکیوں کے مخالف ہفتہ وار "بلٹز" کے مدیر ہیں۔ سوویٹ روس کے سفر سے اس یقین کے ساتھ واپس آئے ہیں۔ کہ ان کے اخبار کی طرح سوویٹ روس میں کسی اخبار کا شائع کرنا ناممکن ہے۔

"بمبئی کرانیکل" نے ان کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے۔ روس میں اخباری آزادی کا وجود نہیں۔ اور یہ کہ تمام اخبارات حکومت کے کنٹرول میں ہیں۔

امریکی طیاروں کے ذریعہ پاکستان میں امدادی سامان کی آمد

امریکی فضائیہ کے پانچ طیارے حال ہی میں مغربی اور مشرقی پاکستان کے سیلاب زدہ لوگوں کیلئے ۱۹ ٹن امدادی سامان لے کر ایک شام کو کراچی کے ہوائی مستقر پر پہنچے۔ امدادی سامان میں غذا، کمبل، چادریں۔ ضروری طبی سامان۔ اسپرین کی ٹکیاں۔ اوولٹین۔ سلفا ڈرگس اور ٹینکوں کی دوائیں تھیں۔ طیاروں سے بڑی تعداد میں امدادی سامان بھیجنے کا اہتمام جنیوا کی "لیگ آف ریڈکراس سوسائیٹیز" نے کیا تھا۔ یہ طبی سامان پاکستان کی انجمن صلیب احمر کی امداد کی درخواست پر ایک ہفتہ کے اندر پہنچ گیا۔

مذکورہ بالا طیارے امریکہ کی فضائیہ کے ساٹھویں ٹروپ کیریئر گروپ سے تعلق رکھتے تھے یہ طیارے رائن مین کے امریکی ہوائی اڈے سے پاکستان کے سیلاب زدہ علاقوں کے لئے امدادی سامان لینے جنیوا پہنچے۔

امدادی سامان کا خیر مقدم کرتے ہوئے ڈائرکٹر جنرل آف ہیلتھ اور پاکستان کی انجمن صلیب احمر کے نائب صدر کرنل ایم جعفر نے کہا کہ ہم ان دواؤں کی وصول یابی سے جن کی سیلاب زدہ علاقوں میں اشد ضرورت ہے بہت خوش ہوئے۔ ہمارا خیال ہے کہ امریکی فضائیہ نے طبی امداد کو پہنچانے کے لئے جو سہولتیں مہیا کی ہیں ان سے ہم کو بیماریوں کی روک تھام میں بڑی مدد ملے گی۔ پاکستان کی انجمن صلیب احمر کے سیکرٹری جنرل مسٹر صفدر علی خان نے امریکی ہوابازوں کی تعریف کی کہ انہوں نے خراب موسم میں طبی امدادی سامان پاکستان پہنچا دیا کراچی پہنچنے پر کپتان ماربرٹ جے وائنگٹ نے جہاز کے عملہ کے ۳۰ آدمیوں کی طرف سے کہا کہ ہم امریکی ہواباز اس بات پر بے انتہا خوشی محسوس کرتے ہیں کہ ہم کو پاکستان کی موجودہ مصیبت میں کام آنے کا موقع ملا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ امداد لوگوں کی مصیبتوں کو کم کرنے میں معاون ثابت ہوگی

پاکستان کا جدید ترین مچھلی بندر

اس ماہ ایک دن صبح کے وقت پاکستانیوں اور امریکیوں کی ایک جماعت نے ولیسٹ وہارف کے قریب بحیرہ عرب کے کنارہ تیز و تند ہواؤں میں کھڑے ہوکر دو سو مزدوروں کو تعمیری کام میں مصروف دیکھا۔ یہ مقام ۱۳۱ ایکڑ کا ایک قطعہ ہے جہاں پاکستان سمندر سے زیادہ سے زیادہ غذا حاصل کرنے کے لئے ایک مچھلی بندر تعمیر کر رہا ہے۔ اس بندرگاہ کی تعمیر پر بیس لاکھ ڈالر صرف ہوں گے۔

جن لوگوں نے صبح اس جگہ کا معائنہ کیا وہ پاکستان کی وزارت زراعت اور امریکہ کے ادارہ آئی۔سی۔اے کے حکام تھے وہ یہاں کام کی رفتار کا اندازہ کرنے کے لئے آئے تھے۔

مچھلی بندر کی تعمیر کا کام ۱۲ جولائی کو شروع ہوا تھا اور پروگرام کے مطابق دسمبر ۱۹۵۶ء میں ختم ہو جائے گا۔ اس وقت دو سو مزدور دن اور رات کام میں مصروف ہیں۔ امریکہ کا فراہم کیا ہوا سامان بھی جلد ہی پہنچنے کی توقع ہے ایسی صورت میں انجینیروں کو یقین ہے کہ کام وقت پر ہو جائے گا۔ تعمیر کا کام پاکستان کے شعبہ تعمیرات عامہ کی زیر نگرانی انجام دیا جارہا ہے۔ وزارت زراعت کا شعبہ ماہی گیری کے کام کی من حیث المجموع رہنمائی کرے گا۔

ماہی گیری کے ماہرین کو یقین ہے کہ پاکستان کے لئے مچھلی حاصل کرنے کے امکانات بہت وسیع ہیں۔ اگر ان وسائل کو صحیح طور پر ترقی دی جائے۔ تو توقع ہے کہ ماہی گیری کی صنعت سے کروڑوں پونڈ ایسی غذا حاصل کی جاسکتی ہے جو ارزاں بھی ہوگی۔ علاوہ ازیں ان مچھلیوں کو اگر منجمد کرکے اور ڈبوں میں بند کرکے برآمد کیا جائے تو ہر سال کروڑوں ڈالر حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

اس سلسلہ میں کام کا آغاز کیا جاچکا ہے۔ اور پاکستانی جھینگا مچھلی امریکہ پہنچنی شروع بھی ہوگئی ہے۔

مچھلی بندر اس طرح بنایا گیا ہے کہ اچھی قسم کی مچھلیاں کم سے کم قیمت پر حاصل ہوسکیں ماہی گیروں کا معیار زندگی زیادہ بلند ہو۔ اور ملک کے زر مبادلہ میں اضافہ ہو۔

سروس اور مرمت کی آسانیاں بہم پہنچا کر یہ بندر مشینی کشتیوں کا استعمال ممکن کر دے گا۔ یہ کشتیاں مچھلیوں کو بحر عرب کے وسیع تر علاقہ میں جہاں یہ وافر ہوتی ہیں پکڑ سکیں گی ماہی گیری کی بندرگاہ میں برف خانوں اور گوداموں کی سہولتوں کے جدید انتظامات ہوں گے تاکہ پاکستان کے اندرونی علاقوں میں مچھلیاں بآسانی بھیجی جاسکیں۔ مچھلیوں کی افراط سے پاکستان کے لوگوں کی صحت بہتر ہوگی اس لئے کہ ان کو سستے داموں وہ غذا بہ افراط میسر آئے گی جس میں اجزائے لحمیہ پائے جاتے ہیں۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

پاکستان کشمیری لوگوں کو ہر قیمت پر حق خود اختیاری دلاکر رہیگا

وزیر اعظم پاکستان کا اعلان

مظفر آباد ۱۱ اکتوبر۔ وزیر اعظم پاکستان چوہدری محمد علی نے کہا ہے کہ پاکستان میں ریاست جموں و کشمیر کی شمولیت ان شرطوں پر ہوگی۔ جو ریاست کے لوگ خود پیش کریں گے۔ وزیر اعظم نے آزاد کشمیر کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے ڈیڑھ کروڑ روپے کی رقم کا بھی اعلان کیا ہے۔ چوہدری محمد علی نے کشمیری عوام کو یقین دلایا ہے۔ کہ پاکستان انہیں ہر قیمت پر حق خود اختیاری دلاکر رہے گا۔ چوہدری محمد علی نے چک لالہ کے ہوائی اڈہ پر بتایا کہ آپ آزاد کشمیر سے واپسی کے بعد کشمیر کے متعلق کل جماعتی کانفرنس کے انعقاد کی قطعی تاریخ کا اعلان کر دیں گے۔ وزیر اعظم نے کشمیر کے مسئلہ کو ایک سیاسی عقیدہ کا سوال قرار دیتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں نے پاکستان اس مطالبہ کی بناء پر حاصل کیا تھا کہ مسلم اکثریت کے علاقوں میں مسلمانوں کی حکومت ہو۔ اب مسلمانوں کے مسلم اکثریت کے علاقہ کو کسی اور کے رحم و کرم پر کس طرح چھوڑا جا سکتا ہے۔

انڈونیشیا میں ووٹوں کی سرکاری گنتی

جاکرتہ ۱۱ اکتوبر۔ انڈونیشیا کے پہلے عام انتخابات کے ووٹوں کی سرکاری گنتی کا کام شروع ہو گیا ہے۔ یہ کام پندرہ انتخابی کمیشنوں کی زیر نگرانی کیا جا رہا ہے۔ گنتی کا کام تین ہفتے تک مکمل ہو جائے گا۔ اور مختلف پارٹیوں کے متضاد دعاوی کی تصدیق ہو سکے گی۔

ارجنٹائن کی نئی حکومت تسلیم کر لی

کراچی ۱۱ اکتوبر۔ حکومت پاکستان نے ارجنٹائن کی نئی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ یہ حکومت سابق صدر جنرل پیرون کو شکست دینے کے بعد وجود میں آئی ہے۔

طیارہ گرنے سے چونسٹھ ہلاک

ڈینور ۱۱ اکتوبر۔ امریکی۔ ہوائی سروس کا ایک طیارہ یہاں سے سان فرانسسکو جاتے ہوئے ایک پہاڑی سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گیا۔ طیارے میں ۶۴ مسافر سوار تھے۔ خیال ہے سب کے سب ہلاک ہو گئے ہیں۔

لائل پور کے ساٹھ دیہات زیر آب آ چکے ہیں!

لائلپور ۱۱ اکتوبر۔ ضلع لائلپور میں ساٹھ کے لگ بھگ دیہات اب تک سیلاب کی زد میں آ چکے ہیں۔ بکالیہ کے حفاظتی بند تک پانی پہنچ گیا ہے۔ کھائی کے علاقہ میں اسی مربع میل رقبہ زیر آب ہے۔ کپاس کی فصل کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ فوج سیلاب زدگان کو محفوظ مقامات تک پہنچانے میں مصروف ہے۔ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

آج ضلع کے حکام کی زیادہ توجہ محمد شاہ والہ اور نواحی سیلاب زدہ علاقہ پر مرکوز رہی حفاظتی بند محمد شاہ والہ کو بارہ بجے دن کے قریب پانی نے چھو لیا۔ اور اس کی سطح بلند ہونا شروع ہو گئی ۹/۴ پنجاب رجمنٹ کی کمپنی نے بند کی حفاظت اور دیکھ بھال کی۔ بند کے قریبی دیہات میں جو لوگ پانی میں گھر گئے تھے۔ انہیں حفاظتی مقامات تک پہنچانے کے لئے فوج نے کشتیاں استعمال کیں۔ دن کے ڈھائی بجے پانی بند کی سطح سے ساڑھے تین فٹ نیچے رہ گیا۔ اس علاقہ میں حسب ذیل دیہات پانی کی لپیٹ میں آ گئے ہیں۔

حویلی تارا۔ کچی کا ٹھیہ۔ چدھڑ چک ۳۱، چک ۳۲، چک ۳۷ گ ب جکڑ لون۔ کھجورہ۔ بھی۔ مل ستیانہ کھیرہ۔ موجر کے کا ٹھیہ۔ شہابل شاہ۔ ان دیہات سے مویشیوں کے بہہ جانے کی بعض اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

ذرائع مواصلات

لائلپور سے لاہور بذریعہ لاری یا ریل سلسلۂ مواصلات قائم نہیں ہو سکا۔ البتہ لائلپور سے پنجاب ٹرانسپورٹ کی لاریاں ملتان براستہ جھنگ مظفر گڑھ جاری ہیں۔ ملتان سے بذریعہ ٹرین لاہور کا سلسلہ قائم ہے۔

سدھنائی کا حفاظتی بند بھی ٹوٹ گیا

کپاس کی فصلوں کو شدید نقصان

ملتان ۱۱ اکتوبر۔ ۱۲ بجے شب کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ سدھنائی کا حفاظتی بند بھی ٹوٹ گیا ہے۔ سدھنائی ہیڈ ورکس سے جو نہریں نکلتی ہیں پنجاب کی ہزاروں ایکڑ کپاس کا انحصار ان پر ہے۔ سدھنائی کے حفاظتی بند میں شگاف کی وجہ سے اس علاقہ کی فصلوں کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے

کل شام صوبائی حکام نے کمشنر ملتان کو ہدایت کی تھی۔ اگر ہیڈ ورکس میں پانی کا نکاس ۸۵ ہزار سے تجاوز کر جائے تو حفاظتی بند کو توڑ دیا جائے۔ کیونکہ اگر یہ ہیڈ ورکس تباہ ہو جائے تو پنجاب کی ایک زرخیز ترین علاقہ میں آبپاشی کا نظام کم از کم تین سال کے لئے معطل ہو جاتا ہے۔ ادھر حفاظتی بند کے ٹوٹنے سے کپاس کے زیر کاشت ایک وسیع رقبہ کو زبردست تباہی کا خطرہ ہے۔ آج آخری اطلاعات کے مطابق پانی کا اخراج ۱۰ ہزار کیوسک تک پہنچ گیا تھا اور حفاظتی بند کو توڑ دیا گیا تھا۔

ادھر ملتان میں مسلسل بارش کی وجہ سے صورت حال مزید خراب ہو گئی ہے اور بعض اور علاقے زیر آب آ گئے ہیں۔

لاہور میں سیلاب کا پانی بتدریج اتر رہا ہے آج شام شاہدرہ کے نزدیک پانی کی سطح پانچ انچ اور کم ہو گئی۔ شام کے وقت شاہدرہ کے نزدیک دریائے راوی کے پانی کا اخراج ۸۵ ہزار کیوسک، اور سطح ۱۲ فٹ ۷ انچ تھی۔ پانی کی یہ سطح بھی خطرہ کے نشان سے بلند ہے۔

لاہور میں یہ افواہیں پھر گرم تھیں کہ راوی پر کے نزدیک دریائے راوی کا اخراج پھر بڑھ گیا ہے متعلقہ حکام نے ان خبروں کی تردید کی ہے۔ اگرچہ دریاؤں کے بالائی علاقہ میں بارش ہوئی ہے۔ لیکن یہ بارش ایک انچ سے زیادہ نہیں ہوئی۔ اس لئے کسی دریا کی سطح میں کسی مزید غیر معمولی اضافہ کا کوئی امکان نہیں۔

مختلف شعبوں کے ڈائریکٹروں اور سیکرٹریوں کے ناموں کا اعلان

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ وحدت مغربی پاکستان کی حکومت کے اعلیٰ افسر اس جمعہ سے لاہور میں کام شروع کر دیں گے۔ دفتروں اور مکانوں کی کمی کے پیش نظر چھوٹے افسروں اور ان کے ماتحت عملے کو فی الحال لاہور نہیں بلایا جائیگا۔ جب دفتروں اور مکانوں کا بندوبست ہو جائیگا تو انہیں طلب کر لیا جائے گا سردست وہ اپنی جگہ پر ہی کام کریں گے۔

مسٹر این اے فاروقی کو ایک یونٹ حکومت کا چیف سیکرٹری اور سید فدا حسن کو ایڈیشنل چیف سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے ایک یونٹ کے مختلف شعبوں کے سیکرٹری حسب ذیل ہوں گے۔

مسٹر این محمود معاشرتی بہبود اور صحت) مسٹر عطا محمد خاں لغاری (مواصلات) مرزا مظفر احمد (مالیات) مسٹر محمد حسین صوفی (امور داخلہ) مسٹر مسعود احمد شیخ (خوراک و زراعت) مسٹر محمد اسحٰق (ترقیات) میاں انور علی (انسپکٹر جنرل پولیس) مسٹر ظفر الحسن مسٹر اے۔ کے ملک۔ مسٹر ابن حسن اور مسٹر ہاشم رضا، علی الترتیب ملتان، راولپنڈی۔ لاہور اور پشاور ڈویژن کے کمشنر مقرر کئے گئے ہیں۔

مختلف شعبوں کے ڈائریکٹر حسب ذیل ہوں گے کرنل شیر محمد خاں ملک (صحت) مسٹر اسلم خٹک (تعلیمات) مسٹر ایم مسعود (صنعت) سید امتیاز حسین شاہ (لیبر) چوہدری محمد افضل (آبکاری) مسٹر این اے شیخ (زراعت) مسٹر ایم سرور (حیوانات) مسٹر محمد سرفراز خاں (تعلقات عامہ) مسٹر غیاث الدین چھچھانی (امداد باہمی) شیخ عبد المجید۔ خوراک شیخ اکرام الحق تھل ڈویلپمنٹ بورڈ کے چیئرمین مقرر ہوئے ہیں مسٹر ریاض الدین شعبہ امداد باہمی کے رجسٹرار ہوں گے۔

درخواستہائے دعا

(۱) محمد فضل صاحب کی اپیل فیڈرل کورٹ سے خارج ہو گئی ہے اب رحم کی اپیل کی جا رہی ہے احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار دوست محمد سلہانہ

(۲) کیپٹن محمد سعید صاحب محلہ دار الرحمت دو تین دن سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ ان کے سر میں بھی شدید درد ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

(۳) چودھری علی محمد صاحب اور ان کے بھتیجے محمد شریف صاحب (چک ۹۸ چٹھرانوالہ) بعارضہ بخار بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔

درخواست دعا: میرا لڑکا عزیزم محمد سلیم بوجہ خنازیر بیمار ہے۔ اور میو ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ احباب سلامتی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرماویں۔ (خاکسار ملک محمد لطیف محرر چنگی ربوہ)